



سوال

(458) مرنے کے بعد عذاب و راحت روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد عذاب و راحت روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے، جبکہ قرآن مجید میں: { اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَیْنِیَّ } "مردے ہیں جان کی رمق تک نہیں۔" [النحل: ۲۱] بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے: ((عَجَبُ الدُّنْبِ)) کے علاوہ مٹی جسم انسانی کی ہر چیز کو برباد کر دیتی ہے۔ [بخاری کتاب التفسیر باب قولہ: { وَنُفُخَ فِي السُّورِ فَصَبَقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ الْاَمْنِ شَآئِی اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِیْہِ اٰخِرٰی فَاِذَا هُمْ قِیَآءٌ یَنْظُرُوْنَ }] [الزمر: ۶۸] اب بتایا جائے کہ قرآن و حدیث کی اس کھلی شہادت کے بعد قیامت تک اس قبر دنیا کے مردہ پر عذاب و راحت کا دور کیسے گزرے گا۔ کتنوں کو جلا کر رکھ کر دیا جاتا ہے، کسی کو درندہ ہڑپ کر جاتا ہے اور کوئی پمچھلیوں کا نوالہ بن جاتا ہے، آخر ان مرنے والوں کو تو قبر میں دفن ہی نہیں کیا گیا، ان کو کیسے اٹھا کر ٹھایا جائے گا، کیسے سوال و جواب ہوگا اور کس طرح ان پر عذاب و راحت کا دور قیامت تک گزرے گا، جبکہ ان کا جسم ہی سلامت نہیں رہا وہ تو ریزہ ریزہ ہو گیا اور اس کے ذرات مٹی میں مل گئے؟

جبکہ دوسری طرف عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودیہ پر گزرے اس پر اس کے گھر والے رو رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ لوگ اس (یہودیہ) پر رو رہے ہیں اور اس کو اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔ (بخاری) اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ وہ یہودیہ عورت ابھی زینتی قبر میں دفن بھی نہیں کی گئی تھی۔ زمین کے اوپر ہی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس یہودیہ عورت کو اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے، معلوم ہوا کہ یہاں قبر سے مراد برزخی قبر ہے، دنیاوی نہیں؟ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ والی روایت... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنور نما گڑھا دیکھا، جس میں برہنہ مرد اور عورتوں کو عذاب ہو رہا تھا۔ (بخاری)... جبکہ دنیا میں زنا کاروں کی قبریں مختلف ممالک اور مختلف مقامات پر ہوتی ہیں، مگر برزخ میں ان کو ایک ہی تنور میں جمع کر کے آگ کا عذاب دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے: "ہر شخص کو مرنے کے بعد قبر ملتی ہے۔" [عس: ۲۱] لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگوں کو یہ قبر میسر نہیں آتی، کچھ لوگ ڈوب جاتے ہیں، بعض کو جلا کر رکھ بنا دیا جاتا ہے، تو انہیں قبر کہاں ملی۔ اس سے معلوم ہوا کہ عذاب اس قبر (یعنی زمینی گڑھے) میں نہیں بلکہ برزخی قبر میں ہوتا ہے؟ اس مسئلہ کی وضاحت قرآن و حدیث کی روشنی میں عقلی اور نقلی دلائل کی روشنی میں فرما دیجئے؟ (محمد یونس شاکر، نو شہرہ و رکاب)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: { کَلَّا اِنَّمَا کَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَرَآئِیْ هُمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُنْعَثُوْنَ } [المؤمنون: ۱۰۰] "ہرگز ایسا نہیں ہوتا یہ تو صرف ایک قول ہے، جس کا یہ قائل ہے ان کے پس پشت تو ایک حجاب ہے ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک۔" نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: { ثُمَّ اَنۡاۡتۡہُ فَاَقْبِرۡہُ } [عس: ۲۱] "پھر اسے موت دی اور پھر قبر میں دفن کیا۔" تو انسان کی دنیاوی موت کے بعد وہ جہاں بھی جائے جلا کر رکھ کر دیا جائے، اسے درندے ہڑپ کر جائیں، اسے پمچھلیاں کھا جائیں یا اس کے ذرات خاک میں مل جائیں، یہ اس کے لیے



قبر بھی ہے اور برزخ بھی۔ جیسا کہ مندرجہ بالا آیات کریمہ سے ثابت ہو رہا ہے، پھر ان آیات سے یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ برزخ و قبر میں انسان کا بدن جسم اور روح دونوں جاتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ﴿وَمِنَ وَّرَآئِي أَرْوَاحٌ﴾ نہیں فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ﴿فَأَقْبِرَ رُوحَهُ﴾ نہیں فرمایا۔

روح کے قبر و برزخ میں ثواب و عذاب میں تو کسی کو کوئی شبہ نہیں، شبہ تو روح کے ساتھ ساتھ جسم کے ثواب و عذاب میں ہے۔ تو اس سلسلہ میں عرض کروں گا، آپ خود لکھتے ہیں ((عَجَبُ الذَّنْبِ)) [ریڑھ کی ہڈی۔] ہڈی باقی رہتی ہے۔ پھر آپ ہی لکھتے ہیں کتنوں کو جلا کر راکھ کر دیا جاتا ہے، نیز آپ ہی لکھتے ہیں ذرات مٹی میں مل گئے۔ تو غور فرمائیں یہ تینوں چیزیں عجب الذنب، راکھ اور مٹی کے ذرات جسم ہی تو ہیں، پھر واقعہ مشہور و معروف ہے کہ ایک آدمی نے بیٹوں کو وصیت کی مجھے مرنے کے بعد جلا دینا، کچھ راکھ سمندر میں بہا دینا اور کچھ ہوا میں اڑا دینا، بیٹوں نے اس کے مرنے کے بعد ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے سمندر و ہوا کو حکم دیا راکھ اکٹھی کر کے انسان بنا کر سامنے کھڑا کر لیا اور پوچھا۔ [ایسا تو نے کیوں کروایا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ تیرے ہی خوف سے، اے اللہ! اللہ تعالیٰ نے اسی وجہ سے اس کی مغفرت فرمادی۔] 1

باقی ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودیہ پر گزرے... الخ، بخاری شریف سے باحوالہ کتاب و باب الفاظ سمیت نقل فرمائیں، پھر پتہ چلے گا اس سے کیا نکلتا ہے اور کیا نہیں نکلتا۔

رہی سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ والی حدیث جس میں کذاب، آکل الربا، عالم قرآن اور زنا کو عذاب ہوتے، آپ کو دکھائے گئے۔ 2 تو اس سے قبر و برزخ میں جسم اور روح دونوں کو ثواب و عذاب ثابت ہوتا ہے، کیونکہ اس میں کذاب آیا ہے، روح کذاب نہیں آیا۔ آکل الربا آیا ہے، روح آکل الربا نہیں آیا۔ الخ

رہی قبر و برزخ کے ثواب و عذاب کی کیفیت تو وہ ویسے ہی ہے، جیسے کتاب و سنت میں ذکر آیا۔ اس سے زیادہ ہمیں علم نہیں۔ آپ کا سوال عذاب و راحت کا دور کیسے گزرے گا؟ جواباً گزارش ہے جیسے اللہ تعالیٰ گزارے گا۔

آپ کا لکھنا: ”دنیا میں زنا کاروں کی قبریں مختلف ممالک اور مختلف مقامات پر ہوتی ہیں، مگر برزخ میں ان کو ایک ہی تنور میں جمع کر کے آگ کا عذاب دیا جاتا ہے۔“ نہ قرآن مجید میں ہے اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و حدیث میں حوالہ درکار ہے؟ ۵ ۴ ۳۲۲ھ

قرآن و حدیث کی روشنی میں احکام و مسائل

جلد 02 ص 392

محدث فتویٰ